بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت ﷺ کے صحابہ حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر کی سیرت کے ایمان افروز واقعات کا دلنشین تذکرہ

ایم ٹی اے تربیت کا بہت اچھا ذریعہ ہے اور ہر قسم کے فتنہ اور فساد سے بچانے والا بھی ہے
اور دینی علم بڑھانے والا بھی ہے اس لئے اس طرف افراد جماعت کو بہت توجہ دینی چاہئے، اس سے اپنے آپ کو جوڑیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29؍جون 2018ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں میں حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں بیان کر رہا تھا ان کے بارے میں کچھ روایتیں اور تھیں، وہ بھی میں آج بیان کروں گا۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص سے اپنی وفات کے دن تک محبت کرتے رہے ہوں مجھے امید ہے کہ ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ میں ڈال دے گا۔ حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ عمار بن یاسر وہ شخص تھے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ محبت کی۔ کہتے ہیں کہ میں دو آدمیوں کے متعلق گواہ ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک ان سے محبت کرتے تھے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عمار بن یاسر تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمار کے متعلق فرمایا کہ وہ ایڑھیوں سے لے کر اپنے سر کی چوٹی تک ایمان سے بھرے ہوئے تھے۔ حضرت خباب حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عمر نے ان سے کہا کہ قریب ہو جاؤ اس مجلس کا آپ سے زیادہ کوئی حقدار نہیں سوائے عمار کے۔ پھر حضرت خباب حضرت عمر کو اپنی کمر کے زخموں کے نشان دکھانے لگے جو انہیں مشرکین نے پہنچائے تھے حضرت عمر ان کی عزت افزائی فرما رہے تھے کیونکہ انہوں نے ابتدائی زمانے میں بہت تکلیفیں اٹھائیں اور ساتھ ہی حضرت عمار کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے بھی بہت زیادہ تکلیفیں اٹھائیں ا

ابو مجلس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمار بن یاسر نے مختصر سی نماز پڑھی ان سے کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو حضرت عمار نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں سر مو بھی فرق نہیں کیا ہے۔ یہ روایت اس طرح بھی ملتی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمار بن یاسر نے ہمیں بہت مختصر نماز پڑھائی لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ حضرت عمار نے کہا کہ کیا میں نے رکوع اور سجود مکمل نہیں کئے انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت عمار نے کہا کہ میں نے اس میں ایک دعا کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے اور وہ دعا یہ ہے کہ اَے اللہ غیب کا علم تجھے ہی ہے اور تمام مخلوق پر تیری قدرت ہی حاوی ہے۔ تُو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں میری زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے اس وقت وفات دے جب موت میرے لئے بہتر ہو۔ اے اللہ میں غیب اور حاضر میں تجھ سے تیری خشیت کا طلبگار ہوں اور غضب اور رضا کی حالت میں کلمہ حق کہنے کی طاقت مانگتا ہوں اور تنگدستی اور فراخی میں میانہ روی اختیار کرنے اور تیرے چہرے پر پڑنے والی لذت والی نظر اور تیری لقاء کا شوق تجھ سے مانگتا ہوں اور میں کسی تکلیف دہ امر اور گمراہ کر دینے والے فتنہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اے اللہ ہمیں ایمان کی خوبصورتی کے ساتھ مزین کر دے اور ہمیں ہدایت پانے والے لوگوں کے لئے رہنما بنا دے۔

ابونوفل بن ابی اقرب کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر سب سے زیادہ سکوت کرنے والے اور سب سے کم کلام کرنے والے تھے وہ کہا کرتے تھے کہ میں فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

خیثمہ بن ابی سبرہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے کسی نیک آدمی کی صحبت میسر فرما چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابوھریرۃ کی صحبت میسر فرمائی۔ حضرت ابوہریرۃ نے مجھ سے پوچھا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو۔ میں نے کہا میرا تعلق سرزمین کوفہ سے ہے۔ میں علم اور بھلائی لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت ابوہریرۃ نے کہا کہ کیا تمہارے ہاں مستجاب الدعوات حضرت سعد بن ابی وقاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پانی اور نعلین اٹھانے والے، حضرت عبداللہ بن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دان، حضرت حذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ فرمان جاری ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شیطان سے پناہ دے رکھی ہے اور دو کتابوں انجیل اور قرآن کا علم رکھنے والے حضرت سلمان موجود نہیں ہیں؟ جب یہ لوگ ہیں تو ان سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا تم نے۔

محمد بن علی بن حنفیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار سے فرمایا کیا میں تمہیں وہ دَم سکھاؤں جو جبرئیل نے مجھ پر کیا ہے۔ حضرت عمار کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی یا رسول اللہ۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دم سکھایا کہ **بسم اللہ ارقیك واللہ یشفیك من کل داء یؤذیك** کہ میں اللہ کے نام سے شروع کر کے تمہیں دم کرتا ہوں اور اللہ تمہیں ہر اس بیماری سے شفاء دے جو تمہیں تکلیف دے تم اسے پکڑ لو اور خوش ہو جاؤ۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت حضرت علی اور حضرت عمار اور حضرت سلمان اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی مشتاق ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہارے درمیان کتنی دیر رہوں گا۔ پس تم میرے بعد ان لوگوں کی اقتدا کرنا آپ نے ابوبکر اور عمر کی جانب اشارہ فرمایا اور فرمایا عمار کے طریق کو اپنانا اور جو تمہیں ابن مسعود بیان کریں ان کی تصدیق کرنا۔

حضرت عثمان کے خلاف اور خلافت کے خلاف جو فتنہ وفساد پیدا ہوا اس وجہ سے پیدا ہوا کہ ان لوگوں کی تربیت صحیح نہیں تھی اور بہت کم مرکز میں آیا کرتے تھے قرآن کریم کا علم دین کا علم بہت کم تھا اس لئے آپ نے جماعت کو اُس وقت تلقین کی کہ اس چیز سے تم لوگوں کو عبرت اور نصیحت پکڑنی چاہئے اس لئے قرآن کریم کا علم سیکھو۔ مرکز سے ہمیشہ رابطہ رکھو اور دین کا علم سیکھو تا کہ اگر جماعت میں کوئی فتنہ اٹھتا ہے تو اس سے بچ سکو۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ایم. ٹی. اے کا ایک ایسا ذریعہ عطا فرما دیا ہے جس کے ذریعہ سے ہم اگر چاہیں تو دینی علم سیکھ سکتے ہیں۔ قرآن کریم کے درس اس میں ہوتے ہیں حدیث کے درس ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درس ہوتے ہیں خطبات ہیں۔ خلافت سے تعلق قائم ہوتا ہے۔ دوسرے خطابات ہیں جلسے ہیں تو کم از کم اس لحاظ سے اگر ہم اپنے آپ کو بھی اور اپنی نسلوں کو بھی اس ذریعہ سے جوڑ لیں تو تربیت کا بہت اچھا ذریعہ یہ ہے اور ہر قسم کے فتنہ اور فساد سے بچانے والا بھی ہے اور دینی علم بڑھانے والا بھی ہے اس لئے اس طرف افراد جماعت کو بہت توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایم. ٹی. اے کا ذریعہ مہیا کیا ہے اس سے اپنے آپ کو جوڑیں۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور صحابی حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر کی سیرت بیان کی آپؓ انصار کے قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے اور بارہ نقیبوں میں سے تھے اور بیعت عقبہ میں شامل ہوئے۔ غزوہ بدر کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے اپنے پیچھے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کو مدینہ کا امیر مقرر کیا۔ لیکن جب آپ روحہ مقام کے قریب پہنچے جو مدینہ سے 36 میل کے فاصلہ پر ہے تو غالباً اس خیال سے کہ عبداللہ ایک نابینا آدمی ہے اور لشکر قریش کی آمد کی خبر کا تقاضا ہے کہ آپ کے پیچھے مدینہ کا انتظام بھی مضبوط رہے آپ نے حضرت ابولبابہ بن منذر کو مدینہ کا

امیر مقرر کر کے واپس بھجوا دیا اور حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کے متعلق حکم دیا کہ وہ صرف امام الصلوۃ رہیں مگر انتظامی کام حضرت ابولبابہ سرانجام دیں۔ بہرحال اس طرح یہ آدھے راستے سے واپس چلے گئے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غنیمت میں ان کا حصہ مقرر کیا۔

غزوہ بدر کے موقع پر نبی کریم ﷺ حضرت علی اور حضرت ابولبابہ تینوں باری باری اونٹ پر سوار ہوتے تھے۔ حضرت علی اور حضرت ابولبابہ نے بڑے اصرار سے عرض کیا کہ ہم پیدل چلتے ہیں اور حضور سوار رہیں مگر آپ ﷺ نے نہ مانا اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ تم دونوں چلنے میں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں اور نہ ہی میں تم دونوں سے اجر کے بارے میں زیادہ بے نیاز ہوں۔ غزوہ بدر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ کو اہل مدینہ کو خوشخبری پہنچانے کیلئے روانہ کیا حضرت زید رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی پر آئے تھے اور بلند آواز سے کہا کہ ربیعہ کے دونوں بیٹے عتبہ اور شیبہ حجاج کے بیٹے ابوجہل اور ابوالبختری زمعہ بن الاسود امیہ بن خلف یہ سب مارے گئے ہیں اور سہیل بن عمرو اور بہت سارے قیدی بنا لئے گئے ہیں لوگ زید بن حارثہ کی بات پر یقین نہیں کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ زید شکست کھا کر لوٹے ہیں۔ ایک شخص نے حضرت ابولبابہ سے کہا کہ تمہارے ساتھی اب اس طرح بکھر چکے ہیں کہ دوبارہ کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے اور محمد ﷺ خود اور آپ کے چوٹی کے اصحاب شہید ہو چکے ہیں اور یہ آپ کی اونٹنی ہے اور ہم اسے جانتے ہیں۔ حضرت ابولبابہ نے کہا اللہ تعالیٰ تمہاری بات کو جھٹلائے گا۔ یہود بھی یہی کہتے تھے کہ زید ناکام و نامراد اور شکست کھا کر لوٹا ہے۔ حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے علیحدگی میں دریافت کیا کہ اے ابا آپ جو کہتے ہیں کیا وہ سچ ہے۔ حضرت زید نے کہا اے میرے بیٹے اللہ کی قسم جو میں کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے حضرت اسامہ کہتے ہیں کہ اس سے میرا دل مضبوط ہو گیا۔

حضرت ابولبابہ کی سادگی اور فدائیت رسول کا واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے کہ 5 ہجری میں جب آنحضرت ﷺ غزوہ خندق سے فارغ ہو کر شہر میں واپس تشریف لائے تو آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کشفی رنگ میں یہ بتایا گیا کہ جب تک بنو قریظہ کی غداری اور بغاوت کا فیصلہ نہیں ہو جاتا آپ کو ہتھیار نہیں اتارنے چاہئیں۔ آپ نے صحابہ میں اعلان کر دیا کہ سب لوگ بنو قریظہ کے قلعوں کی طرف روانہ ہو جائیں اور نماز عصر وہیں پہنچ کر ادا کی جائے گی۔ شروع شروع میں تو یہودی لوگ سخت غرور ظاہر کرتے رہے لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا ان کو محاصرہ کی سختی اور اپنی بے بسی کا احساس ہونا شروع ہوا۔ بالآخر انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہئے انہوں نے یہ تجویز کی کہ کسی ایسے مسلمان کو جو ان سے تعلقات رکھتا ہو اور اپنی سادگی کی وجہ سے ان کے داؤ میں آ سکتا ہو اپنے قلعہ میں بلائیں اور اس سے یہ پتا لگانے کی کوشش کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے متعلق کیا ارادہ ہے چنانچہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک ایلچی روانہ کر کے یہ درخواست کی کہ ابولبابہ بن منذر انصاری کو ان کے قلعہ میں بھجوایا جاوے تا کہ وہ اس سے مشورہ کر سکیں آپ نے ابولبابہ کو اجازت دی اور وہ ان کے قلعہ میں چلے گئے۔ اب رؤسائے بنو قریظہ نے یہ تجویز کی ہوئی تھی کہ جونہی ابولبابہ قلعہ کے اندر داخل ہو سب یہودی عورتیں اور بچے روتے چلاتے ان کے گرد جمع ہو جائیں اور اپنی مصیبت اور تکلیف کا ان کے دل پر پورا پورا اثر پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ ابولبابہ پر یہ داؤ چل گیا اور بنو قریظہ کے سوال پر کہ اے ابولبابہ تو ہمارا کیا حال دیکھ رہا ہے کیا ہم محمد ﷺ کے فیصلہ پر اپنے قلعوں سے اتر آویں۔ ابولبابہ نے بے ساختہ جواب دیا ہاں اتر آؤ مگر ساتھ ہی اپنے گلے پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ آنحضرت ﷺ تمہیں قتل کا حکم دیں گے۔ حضرت ابولبابہ کہتے ہیں کہ جب یہ خیال آیا کہ میں نے خدا اور اس کے رسول کی خیانت کی ہے تو میرے پیر لڑکھڑانے لگے۔ آپ وہاں سے مسجد نبوی میں آئے اور مسجد کے ایک ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا کہ میری سزا ہے یہ اور کہا کہ جب تک خدا تعالیٰ میری توبہ قبول نہ کرے گا اسی طرح بندھا رہوں گا۔ حضرت ابولبابہ کہتے ہیں کہ میں پندرہ دن اس ابتلاء میں رہا۔ حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ ابولبابہ کی توبہ کی قبولیت کی خبر میرے گھر میں نازل ہوئی میں نے سحر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے دیکھا میں نے عرض کیا اللہ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابولبابہ کی توبہ قبول ہو گئی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں ان کو آگاہ کر دوں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتی ہو تو کر دو حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے

حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ اے ابولبابہ خوش ہو جاؤ اللہ نے آپ پر فضل کرتے ہوئے آپ کی توبہ قبول کر لی ہے لوگ دوڑ کر حضرت ابولبابہ کو کھولنے لگے لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مجھے کھولیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھنے کیلئے تشریف لے گئے تو اپنے دست مبارک سے ان کو کھولا۔ حضرت ابولبابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں اپنے آبائی گھر کو جہاں مجھ سے یہ گناہ سرزد ہوا ہے چھوڑتا ہوں اور میں اپنے مال کو اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ صرف ایک تہائی مال کا صدقہ کرو حضرت ابولبابہ نے ایک تہائی مال صدقہ کیا اور اپنا آبائی گھر چھوڑ دیا۔

علامہ ابن سعد نے لکھا ہے کہ غزوہ قینقاع اور غزوہ سویق میں بھی حضرت ابولبابہ کو مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ حضرت ابولبابہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے انصار کے قبیلہ عمرو بن عوف کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں شریک رہے۔ ان کی وفات کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک حضرت ابولبابہ حضرت علی کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے بعض کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد وفات پائی۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ 50 ہجری کے بعد تک زندہ رہے۔ حضور انور نے فرمایا: تو یہ ان صحابہ کے حالات تھے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ جمعہ کی نماز کے بعد میں دو جنازے پڑھاؤں گا ایک جنازہ حاضر ہے ایک غائب ہے۔

جنازہ غائب مکرم قاضی شعبان احمد خان صاحب شہید ساکن ثوابہ گارڈن لاہور کا ہے۔ 25/جون 2018ء کو ان کو مخالفین نے ان کے گھر میں گھس کر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ شہید مرحوم نے 2001ء میں اپنے ایک دوست محمد اقبال صاحب کے ذریعہ بمع اہل وعیال بیعت کی تھی۔ شہید مرحوم بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ بیعت کے بعد مکرم قاضی صاحب بہت ہی مخلص اور نیک انسان ثابت ہوئے۔ خلافت سے بے پناہ محبت اور گہری وابستگی تھی۔ شہید مرحوم نے گھر میں ایم۔ ٹی۔ اے دیکھنے کے لئے ڈش انٹینا لگا رکھا تھا تا کہ خود بھی اور اپنے گھر والوں کو بھی خلافت کے ساتھ وابستہ رکھیں۔ چندوں اور دیگر مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے تھے۔ شہید مرحوم نے لواحقین میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا خود ہی کفیل ہو اور ان کو ہر پریشانی سے بچا کے رکھے اور قاضی صاحب کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ دوسرا جنازہ جو حاضر جنازہ ہے وہ محترمہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب کا ہے جو 23/جون کو سو سال سے اوپر کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ امۃ الحئی صاحبہ صوم وصلوٰۃ کی پابند دعا گو خلافت کی اطاعت گزار بڑا اخلاص رکھنے والی تھیں۔ بہت نیک اور صالحہ خاتون تھیں موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محمد ادریس صاحب حیدر آبادی جرمنی کی والدہ تھیں۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی خلافت سے سچا اور حقیقی تعلق قائم رکھنے کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 29th - June - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB